السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے اپنی زوجہ کو ایک جلسے میں غصے کی حالت میں یہ کہا کہ تم ہماری ماں ہو اور ہم نے تم کو طلاق دیا طلاق دیا طلاق دیا لیکن یہ نہیں کہا کہ تین طلاق دیا اور اس کے دل میں بھی نہ تھا کہ طلاق بائن دیتے ہیں صرف غصے کی حالت میں زبان سے نکل گیا تھوڑی دیر بعد کے جب اس کے شوہر کا غصہ فرو ہو گیا تو اپنی زوجہ سے بات کرنا چاہا تب اس کی زوجہ نے یہ کہا کہ تم نے مجھ کو طلاق دیا ہے ۔ اب میں تمھاری بی بی نہیں ہوں اس کے شوہر نے کہا کہ میں غصے کی حالت میں تم کو طلاق دیا مگر فی الواقع میں نے طلاق نہیں دیا ہے شوہر اس کا ہمیشہ جاتا ہے مگر عورت قبول نہیں کرتی ہے اور کہتی ہے کہ بغیر فتوی کے میں تم سے مل نہیں سکتی اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق بائن واقع ہو گا یا نہیں ؟ اگر طلاق بائن واقع نہیں ہوا اور درمیان عدت کے طلاق دینے والا نے اس عورت کو زبان سے کہہ دیا کہ میں نے تم کو بی بی بنالیا تو ایسی حالت میں پھر دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہے یا نہیں اور اب کونسی صورت ہے کہ زن و شو میں نکاح قائم رہے ؟ بینوا توجروا!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلے یہ جاننا چاہیے کہ غصے کے تین درجے ہیں ۔

1 ۔ اعلیٰ جس میں عقل بالکل زائل ہو جاتی ہے اور اس وقت جو بات آدمی کے منہ سے نکلتی ہے نہ اس کی اس کو خبر ہوتی کہ کیا کیا بول گیا اور نہ قصد و ارادہ سے بولتا ہے ۔

2 ۔ اوسط : جس میں عقل تو بالکل زائل نہیں ہو جاتی لیکن قصد و ارادہ نہیں رہتا اس وقت جو بات اس کے منہ سے نکلتی ہے بلا قصد و ارادہ نکلتی ہے لیکن اس قدر اس کو خبر رہتی ہے کیا کہ بول گیا ۔

3 ۔ ادنی : جس میں نہ عقل زائل ہوتی ہے نہ قصد و ارادہ اور اس وقت جو بات اس کے منہ سے نکلتی ہے بقصد و ارادہ نکلتی ہے اور یہ جانتا بھی ہوتا ہے کہ کیا بول رہا ہوں ۔

اب جاننا چاہیے کہ اعلیٰ اور اوسط درجے کے غصے میں طلاق نہیں پڑتی اور ادنی درجے کے غصے میں پڑجاتی ہے تو شخص مذکور جس کی نسبت سوال ہے اپنے غصے کی حالت کو خیال کرے کہ جس وقت اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دیا تھا اس وقت اس کا غصہ کس درجے کا تھا ؟ اگر اعلیٰ یا اوسط درجہ کا تھا تو طلاق نہیں پڑی اور اگر ادنیٰ درجہ کا تھا تو پڑگئی لیکن اگر عورت مدخولہ ہے تو بائن نہیں صرف رجعی طلاق پڑی جس میں عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے یعنی اگر اس قدر دو معتبر آدمیوں کے روبرو کہہ دے کہ میں نے اپنی زوجہ کو جو طلاق دیا تھا اسے میں نے واپس لے لیا تو اس کی زوجہ بدستور زوجہ باقی رہے گی اور اگر گزر چکی ہو تو بتراضی طرفین بلا حلالہ پھر نکاح ہو سکتا ہے اگر عورت غیر مدخولہ ہے تو ایک طلاق بائن پڑگئی لیکن عدت کے اندر خواہ عدت کے بعد بتراضی طرفین بلا حلالہ پھر نکاح جائز ہے ۔ زاد المعاد (2/2044) میں ہے ۔

الغضب علی ثلاثة اقسام : احدہا : ما یزیل العقل فلا یشعر صاحبہ بما قال وہذا لا یقع طلاقہ بلا نزاع والثانی ما یکون فی مبادیہ بحیث لا یمنع صاحبہ من تصور ما یقول وقصدہ فہذا یقع طلاقہ الثالث "ان یستحکم ویشتد بہ فلا یزیل عقلہ الکلیة ولکن یحول بینہ وبین نیتہ بحیث یندم علی ما فرط منہ اذا زال فہذا محل نظر وعدم الوقوع فی ہذہ الحالة قعی متجہ"

غصے کی تین قسمیں ہیں ۔)

1 ۔ ایک قسم وہ ہے جس میں عقل بالکل زائل ہو جاتی ہے اور اس وقت جو بات غضبناک آدمی کے منہ سے نکلتی ہے اسے کچھ خبر نہیں ہوتی کہ وہ کیا بول رہا ہے اس میں تو بلا نزاع طلاق واقع نہیں ہوتی ۔

2 ۔ دوسری قسم یہ ہے کہ اس قسم کے غصے کے دوران میں اس کو یہ خبر رہتی ہے کہ وہ کیا بول رہا ہے اور کیا ارادہ رکھتا ہے ؟ اس صورت میں طلاق واقع ہوتی ہے ۔

3 ۔ تیسری قسم یہ ہے کہ اس کا غصہ تو مستحکم اور شدید ہوتا ہے لیکن اس کی عقل بالکل زائل ہوتی البتہ وہ اس کے اور اس کی نیت کے درمیان اس طرح حائل ہو جاتی ہے کہ اسے غصے کے دور ہونے پر وہ اپنے کیے پر نادم ہوتا ہے ۔ یہ قسم محل نظر ہے اس حالت میں طلاق کا عدم وقوع قوی اور مناسب ہے) صحیح مسلم (4771 چھاپہ دہلی) میں ہے ۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : "كان الطّلاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمِ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثلاثِ واحِدةٌ، [1] الحديث"

(طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھی)

صفحہ (478) میں ہے ۔

]عن طاوس ان ابا الصہباء قال لابن عباس رضی اللہ عنہ : اتعلم انما کانت الثلاث تجعل واحدة علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وثلاثا من امارة عمر ؟ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہ نعم "[2]"

(طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے بلاشبہ ابوالصہبا رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کیا آپ جانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امارت کے تین سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی۔

تھی؟ تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جی ہاں)

سورۃ بقرہ میں ہے۔

وَإِذا طَلَّقتُمُ النِّساءَ فَبَلَغنَ أَجَلَهُنَّ فَلا تَعضُلوهُنَّ أَن يَنكِحنَ أَزو‌ٰجَهُنَّ إِذا تَر‌ٰضَوا بَينَهُم بِالمَعروفِ ... سورة البقرة ٢٣٢

واللہ اعلم بالصواب۔

(اور جب تم عورتوں کو طلاق دو پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اس سے نہ روکو کہ وہ اپنے خاوندوں سے نکاح کرلیں۔ جب وہ آپس میں اچھے طریقے سے راضی ہوجائیں)

---

[1] صحیح مسلم رقم الحدیث (1472)۔

[2] صحیح مسلم رقم الحدیث (1472)۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ:544

محدث فتویٰ